لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ

وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

رسالہ

فیصلہ حقانی

حصہ اوّل

جس میں مولوی یار محمد صاحب پیر کوٹی کے متعدد اعتراضات و ازکار شہادت حسینی و رسالہ کھلا فیصلہ کی بیجا تحریرات کا جواب باصواب دیا گیا ہے اور خاندان بنی امیہ کو شجرۂ ملعونہ ثابت کیا گیا ہے محبان خاندان نبوت شجرہ طیبہ کے واسطے خاص ہدایت و حقانیت ہے

مؤلفہ

حاجی الحرمین الشریفین حکیم و ڈاکٹر ابو المنظور نور حسین صابر جعفری اثنا عشری کربلائے جھنگ سیالوی ثم پشاوری۔ مصنف ثبوت خلافت ثبوت نبوت نور العینین۔ براہین قرانی۔ الولی نعم الوصی تحفۂ نورانی ایمان قادیانی وغیرہ

۱۳۳۳ سنہ ہجری

۱۹۱۵ء

مفت تقسیم کیا گیا

بار اوّل تعداد جلد ۵۰۰

تقریظ

از حضور حجۃ الاسلام نائب امام سیّد المفسرین رئیس الملت والدین
تاج الشیعہ منہاج الشریعہ حضرت مولانا ومقتدانا قبلہ وکعبہ سیّد علی الحائری
مجتہد پنجاب لاہور دام ظلہ العالی

باسمہ سبحانہٗ

الحمد للہ الغفار القہار۔ والصلوٰۃ والسلام علی السیّد الابرار
محمد المختار۔ وصہرہ قسیم الجنۃ والنار والہ الاطہار واصحابہ
الاخیار الذین ھم رحماء بینھم اشداء علی الکفار۔
اما بعد فہٰذہ رسالۃ شریفۃ وعجالۃ منیفۃ من مؤلفات عمدۃ
الابرار زبدۃ الاخیار حمید الضرائب جمیل المناقب المتمسک
بالثقلین المتحلی بکل زین حاجی الحرمین جناب الحکیم ڈاکٹر نور حسین
صابر صانہ اللہ عن کل شین مشتملۃ علی اجوبۃ جدیدۃ مفیدۃ لاسولۃ عدیدۃ
بکلام فصیح وبیان ملیح وبرہان قاہر وبیان باہر ینبغی ان تکتب بالنور
علی وجنات الحور وابواب القصور فجزاہ اللہ خیر جزاء المحسنین بمحمد والہ
الطاہرین۔ من مبارک حویلی لاہور مقام خادم الشریعۃ المطہرۃ۔

علی الحائری

لا الٰہ الا اللہ القوی
عبدہٗ سید علی الحائری
ابن ابو القاسم الرضوی
۱۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید فیصلہ حقانی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی نبینا وشفیعنا محمد ن المصطفٰے واحمد ن المجتبیٰ بدر الدجےٰ شمس الضحیٰ سید المرسلین وفخر الاولین والاخرین وخاتم النبیین وعلی وصیہ وخلیفتہ بلا فصل مولانا وسیدنا وامامنا علی ابن ابی طالب امیر المومنین وامام المتقین ویعسوب الدین وعلی آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین الخلفاء الراشدین۔ ولعنۃ اللہ علی اعداءھم ومعاندیھم ومبغضیھم وغاصبی حقوقھم اجمعین الی یوم الدین

امابعد رای صافی اخلاص معصائی وبرادرانِ ایمانی ارباب زمانہ شیعان جھنگ مگھیانہ پر واضح ہو۔ کہ مولوی یار محمد صاحب پیر کوٹی سالہا سال سے مذہب امامیہ فرقۂ ناجیہ کی مخالفت میں رسالے بازی کر رہے ہیں۔ اور ہمیشہ چھیڑ چھاڑ رکھکر سادہ لوحوں کو خوش کر کے اپنی جیب پُر کرتے رہتے ہیں۔ اور عوام کو گمراہی وضلالت میں ڈالتے رہتے ہیں۔ چونکہ ان کی تحقیقات میں کوئی حقانیت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی مطلب و مفہوم حاصل ہوتا ہے۔ اور نہ ہی شیعان جناب امیر المومنین علیہ السلام کا ان کی مہمل و بے ربط غلط تحریرات وتاویلات سے کچھ بگڑ سکتا ہے۔ اِس لئے علماء کرام نے ان کو منہ نہ لگایا۔ مولوی صاحب کی رنگتِ ایمانی اور ان کی علمی قابلیت اور فطرتی طبیعت اہالیان جھنگ سے مخفی نہیں۔ خود مولوی صاحب کے ہم مذہب

ایک مولوی صاحب نے ان کا کچا چٹھا اولہ قرآنی میں شائع کیا ہے۔ جو قابل دید ہے
چونکہ مجھے مولوی صاحب سے حسن ظن و دیرینہ رفاقت ہے۔ نیز اپنے رسالوں میں ان کو
محدث پیر کوٹی کا خطاب دے چکا ہوں۔ اس لئے میں مولوی صاحب کے علم وفضل ولیاقت
پر بحث نہیں کرنا چاہتا۔ ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ ہم نے مولوی صاحب کو
ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ہمیشہ نیازمندی و خاطر تواضع سے پیش آئے ہیں۔ نہ معلوم مولوی
صاحب کا بیچارے شیعان مخلصین نے کیا بگاڑا کہ جان نجان میں تیر اہمان بنکر ایک کھلا فیصلہ
لکھ مارا۔ اور اس میں اخلاق محمدی و شرافت و تہذیب اسلامی کو جواب دیکر ہم کو سینکڑوں گالیں
سنوائیں ع کس نیا موخت علم تیر از من۔ کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد۔ شیعہ مذہب کو ابوجہل
بندر۔ شیطان۔ شیعۃ الضال۔ شیعۃ الجہال۔ قوم اثیم۔ دجال سفہا شیعہ خلاصہ بدعت
کا انبار وغیرہ سے گندہ دہنی کی۔ الا ناء یترشح بما فیہ۔ ہرچہ دردیگ است بچمچہ
در آید کے موافق اپنا اخلاقی نمونہ ظاہر فرمایا۔ اس رسالہ کھلا فیصلہ میں اشارۃً وکنایۃً ہمکو مخاطب
کیا ہے۔ چونکہ گونگے کا باپ گونگے کے اشارے کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اسلئے مجھ پر واجب
ہو گیا ہے۔ کہ میں مولوی صاحب کی غلط فہمی کو دور کروں اور چونکہ ہم غلامان جناب حیدر کرار
غیر فرار ہیں میدان مناظرہ سے فرار ہونا ہم کو سخت عار ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کے
اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب نے کوئی نئی بحث شروع نہیں کی انہیں
پرانی باتوں کو دہرایا ہے جو ہزاروں دفعہ پبلک کے سامنے ظاہر ہو چکی ہیں اور نہ ہی میری
کتاب ثبوت خلافت کا جواب مکمل تحریر فرمایا ہے۔ کہیں کہیں گونگے کے اشارے کیطرح
دیکھو ث صہ کا اشارہ کیا ہے۔ بھلا عوام الناس ناظرین ث کو کیا سمجھیں گے اور
کونسے تاجر کتب سے ث کتاب مانگیں گے ع چلمن سے لگی بیٹھی ہیں شرماتی بھی نہیں
کاش مولوی صاحب ہماری کتاب ثبوت خلافت کی اصل دلائل کو اول لکھکر پھر اپنا جواب شروع
کرتے تو ناظرین با تمکین کو فیصلہ حقانی کا موقع مل جاتا اور مولوی صاحب کی علمی لیاقت کی قلعی کھل جاتی
ع بھرم کھل جائے ظالم تیری قامت کی درازی کا اگر اس طرۂ پرپیچ و خم کا پیچ و خم نکلے
مولوی صاحب کی گالیوں و سب وشتم سے کنارہ کرکے اس آیت شریف پر عمل کر کے

مولوی صاحب کی خدمت کرتے ہیں۔ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان) امید ہے کہ جناب محدث صاحب پیرکوٹی ہماری پرانی رفاقت ہماری خدمات کا لحاظ رکھکر آئندہ شرافت و متانت سے بحث شروع کریں گے۔ ورنہ کلوخ انداز را پاداش سنگ است کا معاملہ سمجھ رکھیں ؎

زباں کھولینگے ہم پر بدزباں کیا بدشعاری سے ۔۔۔ کہ ہم نے خاک بھردی انکے منہ میں خاکساری سے

اگر مولوی صاحب کو مناظرہ و بحث کا زیادہ شوق ہے۔ تو ہم ہر ایک طرح بالمواجہ تحریری و تقریری مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب حفظ امن کے ذمہ دار ہوں۔ وما علینا الا البلاغ المبین

ڈاکٹر نور حسین صابر از پشاور

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ

نوٹ۔ مولوی صاحب بجائے اس کے کہ معقولات و منقولات و دلائل سے ثبوت پیش کرتے اپنی اہل سنت والجماعت کے اجماع اور متفق مسئلہ سے انکار کر بیٹھے کہ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام زہر سے شہید نہیں ہوئے۔ بلکہ بہ قضائے الٰہی وفات پائی۔ تاریخ گواہ ہے کہ بنی امیہ و بنی عباس نے شہادت و آثار شہادت حسنین علیہما السلام کو مٹانا چاہا۔ زائرین کو منع کیا گیا۔ ان پر تشدد و ظلم کئے گئے۔ ان پر ٹیکس لگائی گئی۔ ان کو قتل کیا گیا۔ متوکل باللہ ملعون نے روضۂ مقدسہ مشہد حسینی کو گرانا و مٹانا چاہا۔ مگر وہ خود مٹ گیا۔ اور انوار الٰہی نہ مٹا سکا۔ اسی طرح مولوی صاحب پیرکوٹی بنی امیہ کی خیرخواہی میں شہادت حسینی سے منکر ہو کر وجہ شہادت و تواتر ثبوت کو مٹانا چاہتا ہے یاد رکھو کہ وہ خود مٹ جائیگا۔ اور زمانہ اس پر نفرین کرتا رہیگا۔ صابر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیصلہ حقانی

(۱) قول محدث پیر کوٹی۔ کھلا فیصلہ حضرت علی حضرات خلفاء کا سچا ولی۔ امام الاتقیاء مولنا مرتضیٰ (دیکھو کھلا فیصلہ کا سرورق) الجواب جادو وہ جو سر پر چڑھکر بولے ایجاز وکرامت جناب شاہ ولایت علیہ السلام سے ہے۔ کہ آپ کے مخالف وحاسد سے بعض دفعہ کلمہ حق نکل جاتا ہے۔ بیشک جناب امیر علیہ السلام حضرات خلفاء کے سچے ولی ہیں یعنی سردار و حاکم ہیں۔ کیوں نہوں۔ جب خداوند کریم نے ان کو تمام امت کا ولی قرار دیا۔ سنو اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ شان نزول وحوالہ کتب دیکھو ثبوت خلافت

(ب) اللہ کے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو خم غدیر میں ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کبار پر سردار مقرر کر دیا پڑھو۔ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ جس کا میں سردار ہوں اس کا جناب علیؑ بھی سردار ہے۔ اے پاک پروردگار دوست رکھ اس شخص کو جو دوستی رکھے جناب علیؑ کی اور دشمن رکھ اس کو جو دشمنی رکھے جناب شیر خدا علیہ السلام سے۔ سب سے اول حضرت عمر ابن الخطاب نے جناب سیدنا وامامنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کو مبارک دیکر کہا۔ انت مولای ومولای کل مومن ومومنۃ یا علی تو میرا اور تمام مومنین ومومنات کا سردار ہے۔ مگر بعد وفات سیدنا احمد مختار سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان خالی پاکر تجہیز وتکفین رسول مقبول صلعم سے منہ موڑ کر عہد خم غدیر کو چھوڑ کر اجماعی خلافت قائم کر دی اور لوگوں کو جبراً تلوار کی نوک تھمبوک کے زور سے بیعت لی سر العالمین میں غزالی مقالہ رابعہ بیعت عمر کے بعد لکھتے ہیں۔ فبعد هذا غلب الهوى بحب الرياسة وعقد البنود وخفقان الرايات وازدحام الخيول فى فتح الامصار وسقاهم كاس الهوى فعادوا الى الخلاف الاول فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا

(ج) جب حسب اقرار مولوی صاحب پیرکوٹی جناب مولانا علی المرتضیٰ امام الاتقیاء ہیں۔ تو حضرات اصحاب ثلاثہ کی افضلیت جاتی رہی۔ وہ تابعدار اور ماموم ہو گئے کیونکہ اہل سنت ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم شان صدیقی میں پیش کرتے ہیں۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق اتقی ہیں۔ تو سیدنا و مولانا علی المرتضیٰ امام الاتقیاء ہیں۔ اور محدث صاحب کا کھلا فیصلہ ہے۔ پس حضرت ابوبکر کے جناب مولانا علی المرتضیٰ امام ہوئے۔ واللہ الحمد علیٰ ذالک۔ اور وہی خلیفۃ اللہ بلافصل ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب پیرکوٹی کے کھلا فیصلہ کا عام فیصلہ ہو گیا۔ اور ان کی تمام آئندہ بحث ردی و نکمی ہو گئی ہے

بھلا تو ہم کو بتا محدث امام ہو وے جو اتقیاء کا وہ کیسے گھٹیا غلام ہوگا جو پیشوا ہوگا اولیاء کا

(۲) محدث پیرکوٹی نے اپنے تمام رسالہ میں صحیح بخاری۔ ترمذی۔ ازالۃ الخفاء۔ مسلم۔ مشارق الانوار۔ ابن ماجہ۔ وغیرہ اہل سنت والجماعت سے استدلال کیا ہے مولوی صاحبان جھنگ و گھسیانہ ان کو سمجھائیں۔ کہ شیعہ مذہب کے مقابل اپنے گھر کی احادیث پیش کرنا۔ سراسر بیہودگی اور آداب مناظرہ سے خارج ہے۔ اگر ہم صحاح ستہ کو معتبر سمجھتے تو سنی ہوتے نہ کہ شیعہ اس لئے مولوی صاحب کا رسالہ فضول و لغو ہو گیا۔

(۳) محدث یا مولوی نے اپنے مذہب کے مورخین کو لغو و فضول گو اور مفتری قرار دیا ہے (صفحہ ۴) چشم ما روشن دل ما شاد۔ جب آپ کے متقدمین مورخین مفتری تھے۔ تو آپ سچے و صادق کیسے ہوئے۔

(۴) پیشتر بحث امامت و خلافت عصمت الانبیاء و آئمہ اطہار۔ ذریت ابراہیمی و دعوت قریش۔ و مجھ دلایت۔ واقعات خم غدیر کو آیات بینات و احادیث سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت کر کے مخالفین پر حجت جلی قائم کی گئی ہے۔ دیکھو میری کتاب نبوت خلافت۔ نور العینین۔ براہین قرآنی۔ الولی نعم الوصی۔ تحفہ نورانی۔ لوامع التنزیل علامہ حائری۔ دو بارہ عینک لگا کر پڑھو۔ اور مولوی صاحب نے اپنے رسالہ صفحہ ۴۴ پر آئمہ اطہار کو معصوم بھی مان لیا ہے۔ پڑھو۔ اور اپنے ساتھ بنی فاطمہ کے برگزیدہ معصوم لڑکوں کو مفت میں قتل کرا ڈالا ہے۔ صفحہ ۴۲ فبای حدیث بعدہٗ یومنون۔ اس سے بڑھکر

اور کیا پختہ دلیل ہو سکتی ہے۔ کہ خود ان کو معصوم مان چکے ہیں۔

(ب) بقول مولوی صاحب شیعہ کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ تمام انبیاء سے ذنوب و خطا سرزد ہوئے۔ مگر حضرت علی کہ ان سے کوئی خطا نہ ہوئی۔ ص۲۷ ہذا بہتان عظیم۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کسی کتاب شیعہ کا حوالہ دو۔ دعویٰ بلا ثبوت باطل ہے۔ ہم شیعان امیر المومنین علیہ السلام تمام انبیاء کرام اور اہل بیت عظام کو معصوم و محفوظ عن الخطاء والذنوب عمداً وسہواً مانتے ہیں۔ کیونکہ خاطی پیشوا اور امام نہیں ہو سکتا۔ اور وہ رحمت للعالمین نہیں ہوتا نہ وہ رہبر کامل ہوتا ہے۔ جو خود محتاج ہووے دوسرے کا۔ بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا۔ نبی و رسول و امام لوگوں کی گناہ و خطاء دور کرنے کو آتے ہیں۔ اور انکو کتاب و حکمت سے پاک و صاف کرتے ہیں جب وہ عوام کالانعام کی طرح خود گنہگار و خطاکار ہوئے۔ تو رہبر و سردار کیسے اور آیہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمتہ کے منافی ہے۔ اور استغفار کے معنی قرآن شریف میں ہر جگہ گناہ سے معافی مانگنے کے نہیں۔ حسنات الابرار سئیات المقربین کے مطابق انبیاء استغفار ہر روز کرتے ہیں معصیت سے نہیں ان اللہ اصطفاھم وطہرھم

(۵) علم لدنی۔ کوئی شیعہ اس بات کا قائل نہیں۔ کہ کوئی رسول اور امام بالذات عالم الغیب ہیں۔ بلکہ حق تعالے جبکہ ان کو مصطفٰے و مرتضٰے کرتا ہے۔ تو اپنا علم غیب ان پر ظاہر فرماتا ہے۔ تب وہ علم غیب کی خبریں دیتے ہیں۔ کما قال تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اور علم لدنی ایک خاص علم ہے۔ جو خداوند کریم اپنی پاک و مقدس اماموں کو عطاء کرتا ہے۔ انکے سینوں کو کھول دیتا ہے جس سے نبی یا امام کو کسی غیر شخص امتی کی شاگردی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ معلم حقیقی کے شاگرد ہوتے ہیں۔ نبی یا رسول مظہر اتم الوہیت ہوتا ہے۔ اور ان کا خلیفہ یا نائب مظہر اتم نبوت ہوتا ہے۔ علم لدنی کے حاصل ہونے سے تمام علم الغیب نہیں آ جاتا یہ مولوی صاحب کی عقل کا فتور ہے۔ سنو فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا (کہف) انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک

بندے یعنی خضر کو پایا جس کو ہم نے اپنی خاص مہربانی سے ایک حصہ دیا اور اپنی طرف سے اس کو ایک خاص علم سکھایا تھا۔ (مولوی نذیر احمد صاحب)

(۲) حقدار خلافت ۔ جناب امیرالمومنین سید نا و امامنا علی المرتضیٰ علیہ السلام نے جو خلافت کا دعویٰ کیا تھا جس پر تمام محدثین و مورخین اہل سنت گواہیں اور ان دعاوی کو میں نے اپنی ثبوت خلافت کتاب میں شرح وبسط سے لکھدیا ہے ۔ وہ معاذ اللہ طمع یا حسد و دنیاوی غرض سے نہ تھا بلکہ وہ اپنے آپ کو حضرات ثلاثہ سے زیادہ حقدار سمجھتے ہیں ۔ اور کئی موقعہ پر حضور رسول اکرم صلعم کے نائب رہ چکے تھے اور خم غدیر میں تو خلیفہ رسول مقبول صلعم منصوص من اللہ ہوئے ۔ کوئی حق دار یا مظلوم اپنا حق طلب کرے یا دادرسی چاہے ۔ تو وہ طامع یا حاسد ہرگز نہیں کہلاتا ۔ مولوی صاحب ذرا غور کرو سے تو ہو کے ترش رو ہمیں گالی ہزار دے + یاں وہ نشے نہیں جنہیں ترشی اتار دے

الف ۔ صحیح مسلم ۔ کتاب الجہاد ۔ والسیر باب الفی ص ۹۱ مطبوعہ نولکشور پر جناب امیر علیہ السلام کا فرمان حق طلبی موجود ہے ۔ سنو ۔ وَلٰكِنَّكَ استبددت علينا بالامر وكنا نحن نرى لنا حقاً بقرابتنا من رَسُوْلِ اللّٰهِ صلّى الله عليه وآله وسلم لیکن تم نے اے حضرت ابوبکر اس خلافت میں ہم سے ضد کی ۔ دست درازی کی اور ہم کو حق الیقین تھا ۔ کہ قرابت نبوی کے باعث ہمارا اس میں حق ہے ۔ (مفصل دیکھو نور العینین) اس دعوی کا جواب حضرت ابوبکر نے سوای رونیکے اور کچھ نہ دیا ۔ (مسلم)

ب ۔ جب تمام دعوے پیش ہو چکے ۔ اتمام حجت ہوگئی ۔ خلافت خاندانِ نبوت سے نکل کر غیروں کے قبضے میں چلی گئی ۔ باغ فدک غصب ہوگیا ۔ اہل بیت رسالت صلعم عوام الناس کے ساتھ ملادئے گئے ۔ ان کے حقوق پائمال ہوگئے ۔ بنی ہاشم میں سے کوئی حاکم نہ بنایا گیا ۔ ابوسفیان کے بیٹے کو حکومت شام مل گئی ۔ اہل بیت کرام کا خمس بند ہوگیا ۔ اور وہ اپنی مزدوری کر کے پیٹ پالنے لگے ۔ جناب سیدہ معصومہ بتول بنت رسول اکرم کو ایک کوڑی بھی نہ دی گئی ۔ ان کے بالمقابل ام المومنین بی بی عائشہ کو مشاہرہ ملنے لگا ۔ (تاریخ اعثم کوفی ص ۱۵۳) خود حضرت ابوبکر خلیفہ اول

بیت المال سے دو ہزار پانسو تنخواہ پاتے رہے (تاریخ الخلفاء سیوطی ص۴۰) مگر جناب حسنین علیہم السلام سے چند کھجور کے درخت بھی چھین لئے گئے جناب سیدہ معصومہ علیہا السلام وفات پاگئیں۔ اور رات کو دفن کی گئیں حضرات شیخین رسول مقبول صلعم کے جنازہ کی طرح ان کے جنازہ میں شریک نہ ہونے پائے۔ وسلم (جناب امیر المومنین علیہ السلام نے ان پر نماز جنازہ پڑھی تو بعد وفات سیدہ مظلومہ صلوات اللہ علیہا لوگوں نے مولی المومنین وامام المتقین سے انحراف کیا تو حضور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ رضینا عن اللہ قضاءہ وسلمنا اللہ امرہ اترانی اکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لانا اول من صدق علیہ فلا اکون اول من کذب علیہ۔ فنظرت فی امری فاذا طاعتی قد سبقت بیعتی واذا المیثاق فی عنقی لغیری۔ نہج البلاغہ

ترجمہ ہم اللہ کی تقدیر پر راضی ہوگئے۔ اور اللہ کے حکم قدیر کو مان لیا۔ اے ناصبی خارجی تو گمان کرتا ہے۔ کہ میں نے جو اپنی حق خلافت کے واسطے تلوار نہیں اٹھائی اور صبر اختیار کیا ہے۔ کیا اس سے میرا دعویٰ باطل ہوجاتا ہے۔ ہرگز نہیں کیا میں وصیت سرور عالم کو جھوٹا کرسکتا ہوں۔ جو انہوں نے وقت وفات فرمایا تھا۔ اے علی تجھ کو میرے بعد مکروہات زمانہ پہنچیں گے۔ دل تنگ نہ ہونا۔ (مدارج النبوت) چونکہ تازہ تازہ اسلام ہے۔ تلوار نہ اٹھانا۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ مرتد ہوجائیں۔ تم صبر کرنا (ثبوت خلافت) اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے۔ لیکن میں نہیں دیکھتا۔ کہ تم اس کو کرو گے تو جناب علی کو ہادی ومہدی اور سیدھی راہ کا رہبر پاؤ گے۔ (مشکوٰۃ شریف) میں نے سب سے اول رسول اکرم صلعم کی تصدیق کی ہے۔ یہ وصیت بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اور ان کا حکم مانتا ہوں۔ مکذب نہیں بنتا۔ پس میں نے اس خلافت پر نظر غور سے دیکھا۔ کہ اس میں فتنہ وفساد ہے۔ اور بیعت ابوبکر بغیر سوچے سمجھے فلتۃ ہوگئی ہے۔ اگر تلوار اٹھاؤں تو فتنہ وفساد اسلام میں جاگ اٹھتا ہے۔ تو میں فتنہ انگیز نہیں بننا چاہتا اپنی خلافت منوانے کی نسبت ان کے ساتھ صلح کرلیتا ہوں۔ کیونکہ روز اول

سے میرے مقدمیں یہ لکھا ہے۔ کہ میں دوسرے کی طاعت میں آزمایا جاؤں۔ اور ابتلاء
میں ہو کر امتحان پاس کروں۔ اور اس آیت پر عمل کروں۔ قولہ تعالےٰ یَآ اَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا
اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ (انتہی شرح)
جناب امیر علیہ السلام نے غصب خلافت و باغ فدک پر صبر فرمایا۔ اور گوشہ نشین ہو کر عبادت
میں مصروف ہو گئے۔ اسی طرح سیدنا الامام ابی عبداللہ الحسین روحی لہ الفداء نے بھی دشت
بلا میں صبر کا مجسم نمونہ دکھا کر آخیر وقت میں بھی نماز پڑھی قولہ تعالےٰ۔ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ
یُّقۡتَلُ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ صبر اور صلوٰۃ کا یہ
نتیجہ نکلا کہ جناب شیر خدا اسد اللہ الغالب مولا مشکلکشا سیدنا علی ابن ابی طالب علیہ السلام
روزہ کی حالت میں عین نماز میں شہید ہوئے اور حیات ابدی کا شرف حاصل کیا۔ کہ
زندہ کہلائے اسی طرح جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام شہید کربلا نے بھی صبر و صلوٰۃ میں
درجۂ شہادت حاصل کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے یہ شرف حضرات ثلاثہ تو کجا دنیا میں کسی
ولی یا غوث یا اصحاب کو نہ ملا صرف باپ اور بیٹا دونوں اس میدان شہادت میں
گوئے سبقت لے گئے۔ کہ صابر۔ نمازی و شہید کہلائے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے
صلوات اور رحمتِ ابدی کا صلہ ملا۔ جو مسلمان پنجوقتی نماز میں صلوات پڑھتا ہے۔ اگر
نماز میں درود نہ پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے۔ قولہ تعالےٰ۔ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ
الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ
اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ؕ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ
رَّبِّہِمۡ وَرَحۡمَۃٌ۔ آپ اسلامی تواریخ کی ورق گردانی کر جاؤ۔ تو سوائے جناب سیدنا علی المرتضیٰ
اور سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہما السلام کے اور کسی بزرگ کو اس کے مطابق نہ
پاؤ گے۔ حق تو یہ ہے کہ باپ اور بیٹے کے صبر اور استقلال اور عبادت نے قرآن
شریف کی حقانیت کی تصدیق کر دی۔ پس مولوی صاحب یاد رکھو کہ حالت مجبوری اور
نقصان مال و جان۔ ثمرات حقوق تلفی و ظلم ظالم پر ہمیشہ صبر و شکر کیا جاتا ہے۔ یہی
باعث ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا۔ رَضِیۡنَا عَنِ اللّٰہِ قَضَآءَہٗ

اسلام کے بارہ خلیفے شجرۂ طیبہ اور شجرہ ملعونہ مطابق حدیث

اثنا عشریہ اور مروانی بندر

(۷) اقوال مولوی صاحب پیر کوٹی - اموی خاندان کے بارہ خلفاء - بارہ امام امیر معاویہ - یزید بن معاویہ - ولید - سلیمان - عمر بن عبد العزیز - وغیرہ تا مروان الحمار (یعنی مروان کھوتا - گدھا) صـ۱۴۳ شجرہ طیبہ کی تمام شاخیں مرحومہ ہیں نہ ملعونہ صـ۵۴ شجرۂ طیبہ امویہ صـ۵۶ جنہوں نے شجرۂ طیبہ کے کسی ایک پتے پھل پھول کانٹے پر طعن کیا تو اس نے شجرہ نبوت پر طعن کیا صـ۵ +

الجواب - کتاب ثبوت خلافت میں مفصل اعمالنامہ خلفاء بنی امیہ کو لکھکر ثابت کرچکا ہوں کہ یہ سب کے سب بندۂ فاسق - فاجر - زانی - شرابی - ظالم - جابر - بیدین - عیاش تھے مسلمانوں سوچو کہ خلافت النبوت کے واسطے خلیفے و امام - زاہد عابد - متقی و پرہیز گار - عادل ہونے چاہئیں یا بدچلن و بندر کیا اس میں صریحاً ہمارے سردار و مولٰنا سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی ہتک نہیں مسلمانوں غور کرو - یزید پلید اور مروان گدھے - اور ولید زانی - شرابی - جیسے امام ہوگئے - تو اسلام ڈوب گیا یا کچھ باقی رہا جب یزید پلید جو زانی - تارک الصلوٰۃ - مشرک - دشمن اولاد رسول تھا جس نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے - مدنی عورتوں سے زناء بالجبر کرایا - صحابۂ کرام کو قتل کیا - مکہ شریف میں جاکر اس کی فوج نے غارت گری کی کیا اب بھی وہ مسلمانوں کا امام بنا رہا - ان الفجار لفی جحیم کے مصداق کون یزیدی فرقہ میں شامل ہونا چاہتا ہے - یہ امام و پیشوا محدث پیر کوٹی کو مبارک رہیں - اور ان کا حشر یزیدی و مروانی گروہ کے ساتھ ہو اور ہمارا حشر حسینی گروہ کے ساتھ ہو +

الف - حدیث اثنا عشریہ مسلم و بخاری میں ہے - کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک امت میں بارہ امام نہ گذرلیں - جو سب کے سب قریشی ہونگے - بروایت

مودت القربا قریشی اور ہاشمی ہونگے۔ اگر بنی امیہ کے بارہ خلیفے شمار کئے جائیں۔ تو پہلے چار خلیفے حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان ۔ حضرت سیدنا امامنا علی المرتضیٰ علیہ السلام چھوٹ جاتے ہیں۔ اگر ان کو شامل کر لیا جائے۔ تو سولہ خلیفے ہوجاتے ہیں۔ مگر حدیث شریف میں بارہ خلیفوں کا ذکر ہے۔ پھر محدثین اہل سنت ان اموی خلیفوں کو بادشاہ ظالم اور پھاڑنے والے بتاتے ہیں۔ اور خلافت راشدہ صرف تیس سال تک ہے۔ تو اموی خلیفوں کی خلافت گم ہوجاتی ہے۔ اگر خلفاء اربعہ کے ساتھ آٹھ مروانی خلیفے ملائے جائیں۔ تو ان میں معاویہ۔ اور یزید پلید۔ ولید جیسے شامل ہوجاتے ہیں۔ محدث پیر کوٹی کو شرم کرنی چاہئیے۔ کہ وہ اپنے اصحاب ثلاثہ کی شان کے برابر یزید پلید۔ مشرک۔ تارک الصلوٰۃ کو ملا کر ایک ہی خلافت کی کرسی پر بٹھاتا ہے۔ غرض محدث صاحب حدیث اثنا عشرہ کے مطابق اپنے اماموں کو پورا کر دکھاے۔ جب یہ پورے ہوگئے تو گویا اسلام کا خاتمہ ہوگیا۔ پھر باقی بنی عباس اور اہل سنت کا اسلام کہاں چلا گیا۔ جو بارہ اموی خلفاء کے بعد ہوئے۔

ب۔ شجرۂ طیبہ۔ اہل سنت والجماعت کے مورخین اور اکثر محققین نے حدیث اثناء عشرہ کے مطابق بارہ آئمہ اطہار اولاد سید الابرار کو شمار کیا ہے۔ جو سب کے سب پاک ومقدس۔ عابد۔ زاہد۔ اعلےٰ حسب ونسب معصوم۔ گوہر دریائے رسالت ووارثانِ نبوت تھے۔ جن کا اول ابو الآئمہ سیدنا علی المرتضےٰ ع اور سب سے آخیر قائم آل محمد سیدنا امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام ہوگا یہی حاکم اور والئے امت منصوص من اللہ ہیں۔ مگر اجماع پرست۔ بوالہوس و دنیا کے طالب حکومت بنی امیہ کے خیر خواہ شجرہ طیبہ کی شاخوں کو کانٹ چھانٹ کر ان کی جگہ شجرہ ملعونہ کی پلید شاخوں کو پیوند کرتے ہیں۔ گویا دیدہ دانستہ انوار نبوت کو مٹانا چاہتے ہیں۔ مسلمانو! ایسے ملّاں مولوی دنیا سے کیوں نہ مٹ گئے۔ جو سرور عالم صلعم کی فیضانِ نبوت کی تحقیر کرتے گئے۔ درخت ہمیشہ اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

پھل کڑوا۔ درخت کڑوا۔ پھل میٹھا۔ درخت میٹھا۔ کیا کوئی گمان کر سکتا ہے۔ کہ انوار نبوت سے ظلمات نکلتی ہے۔ یا صاف و لطیف دریاءِ فیضِ نبوت سے میل وگندے چشمے جاری ہوئے۔ دنیا پرستوں ونفس پرستوں کی آنکھوں سے جوہر حق بینی سلب ہو گئے۔ انہوں نے اللہ اور رسول کو جھٹلا دیا۔ بھلا ان بھلے مانسوں سے پوچھئے کہ جب اللہ کے پیارے نبی صلعم نے حدیث اثنا عشریہ کی تعداد کے موافق اپنی اولاد اطہر کے نام بنام گنا دئے۔ تو تم اب اپنے قیاسی وا جماعی طور گھر سے تعداد پوری کرنے والے کون ہو۔ حق تو یہ ہے کہ یہ ملّاں و مولوی بنی امیہ کے وظیفہ خوار و ٹھیکیدار ہیں۔ ان کو اہل بیت رسالت سے کوئی غرض نہیں مسلمانو! مروانی مولویوں کے ہتھکنڈوں۔ اور مکروفریب سے بچو۔ یہ تم کو دوزخ کی آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں۔ اور تمہارا مال مفت میں اڑانا چاہتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّھْبَانِ لَیَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ پ ۱۰ توبہ ترجمہ:۔ مسلمانو اکثر عالم اور مشائخ لوگوں کے مال ناحق کھاتے ہیں۔ اور راہِ خدا سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ پس یہی حالت ہے۔ محدث پیر کوٹی اور اس کے ہم خیال مولویوں کی کہ بنی امیہ کی اولاد یزید مروان ولید کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اہل بیت رسالت صلعم کی تحقیر شائع کر کے لوگوں سے ٹکے بٹورتے ہیں۔ مسلمانوں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ودیدار کے امید رکھنے والے اور روزِ قیامت کو ساقی کوثر سے جام کوثر پینے کی آرزو رکھنے والو آؤ۔ مروانی ویزیدی ساتھ چھوڑ کر حسینی ساتھ کے نیچے آجاؤ۔ اور کشتی اہل بیت رسالت صلعم پر سوار ہو جاؤ۔ جس سے تمہارا بیڑا پار ہو جائے گا۔ اور حدیث ثقلین پر عمل کرو۔ **حدیث شریف ثقلین**۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمْ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (مشکوٰۃ)

باب مناقب اہل بیت۔ ترجمہ حضرت زید بن ارقم عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ کہ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ اگر اس سے تم نے چنگل مارا ان کو مضبوط پکڑا۔ میرے پیچھے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا ہے۔ وہ اللہ کی کتاب ہے۔ جو ایک محکم رسہ ہے۔ آسمان سے زمین تک اور میری اولاد اہل بیت یہ دونوں آپس میں ہرگز جدا نہ ہونگے۔ جب تک کہ مجھ پر حوض کوثر پر وارد نہ ہولیں۔ پس دیکھو تم میری بعد ان کی کیسی نگہبانی کرتے ہو۔ اس حدیث ثقلین سے امامت و خلافت بلا فصل اہل بیت رسالت ثابت ہوتی ہے کہ تمام صحابہ کرام اور شجرۂ ملعونہ اور اس کی شاخیں تابعدار و مطیع بنائی گئیں۔ ثابت کرو کہ کہیں اہل بیت عظام علیہم السلام کو صحابہ کرام یا بنی امیہ کا تابعدار بنایا ہے اور یہ بھی ثابت کرو کہ بنی امیہ کا شجرہ طیبہ ہے۔ نادانو اس کو تو قرآن شریف شجرۂ ملعونہ قرار دیتا ہے +

ج۔ شجرۂ ملعونہ۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْاٰنِ (بنی اسرائیل) اور ہم نے جو خواب تم کو دکھایا تھا۔ ای پیغمبر تو بس اسے لوگوں کے ایمان کی آزمائش کا ذریعہ ٹھرایا تھا۔ اور اس طرح پر وہ خاندان جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔ تمام مفسرین اہل سنت کا اتفاق ہے۔ کہ شجرۂ ملعونہ سے مراد بنی امیہ ہے۔ دیکھو :-

(۱) تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد ۵ صـ۶۰۹
(۲) تفسیر نیشاپوری برحاشیہ تفسیر طبری جلد ۱۵ صـ۵۵
(۳) تفسیر بیضاوی جلد اول صـ۳۰۴
(۴) تفسیر خازن جلد دوم صـ۱۶۹
(۵) تفسیر دار المنثور سیوطی جلد ۴ صـ۱۹۱ مطبوعہ مصر

کل مورخین اہل سنن متفق ہیں۔ کہ بنی امیہ کے بادشاہ۔ فاسق فاجر ظالم جابر اور بیدین تھے۔ اور دشمنان و قاتلان خاندان نبوت تھے۔ مگر یہ کوئی

بنی امیہ کا وظیفہ خوار اور مروانی ٹھیکیدار تمام علماء اہلسنت کو جھٹلا کر اپنا نرالا عقیدہ بتلاتا ہے۔ اور اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد علیحدہ بناتا ہے۔ اللہ اور اس کا رسول مقبول تو بنی امیہ کے خاندان کو ملعون فرماتے ہیں۔ مگر یہ پیرکوٹی مروانی حمیّت میں ان کو شجرۂ طیبہ بتاتے ہیں۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔ شجر نبوت بھی خداتعالےٰ نے عجیب پیدا کیا جس کی نصف سے زیادہ شاخیں پلید نجس اور ملعون تھیں۔ اور ان کے پھل پھول سب ظلم و جبر شرک۔ فسق و فجور میں رنگین تھے۔ ایسے بدعقیدہ سے خداتعالےٰ بچائے آمین

قرآن شریف واحادیث صحیحہ اہل سنت میں بنی امیّہ کی مذمت مذکور ہے ہزار ماہ سلطنت بنی امیہ میں خداوند کریم جل شانہٗ نے لیلۃ القدر بھی نازل نہ کی تادانو سنو خاندان بنی امیہ کے واسطے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں۔ اور مولوی صاحب پیرکوٹی کہاں بہکے چلے جاتے ہیں +

حدیث اول عن عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ قال مات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو یکرہ ثلثۃ احیاء ثقیف و بنی (دیکھو ترمذی ۔ مشکوٰۃ شریف ۔ باب مناقب قریش)۔ ترجمہ حضرت عمران حصینؓ سے روایت ہے۔ کہ جناب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔ اور وہ تین قبیلہ ثقیف و بنی حنفیہ اور بنی امیّہ سے کراہت رکھتے تھے۔ مسلمانو سوچو بنی امیہ تو حضور انور نبی اکرم صلعم مرتے دم تک ناراض جائیں۔ اور ان کو مکروہ سمجھیں۔ حیف ہے۔ ایسی مسلمانی پر کہ پیرکوٹی مولوی اس کو شجرۂ طیبہ مرحومہ بتائیں۔ اور امامت کا درجہ بخشیں +

حدیث دوم۔ اموی بندر ہے۔ تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی صفحہ، مطبوعہ زمیندار پریس لاہور۔ اسرار التنزیل درمنثور میں ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بنی الحکم بن ابوالعاص (اموی مروانی) کو بندر کی طرح منبر پر کودتے دیکھا۔ آپ کو یہ ناگوار ہوا۔ اس کے بعد وفات شریف تک کسی نے ان کو مسکراتے نہیں دیکھا۔ "وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس

کا شان نزول وہی خواب ہے۔ جن مردانیوں سے حضور سرورِ عالم صلعم کی خوشی منغص ہوگئی۔ آپ کو وفات تک ملال رہا۔ افسوس کہ پیر کوٹی مولوی انہیں بندروں کو شجرۂ نبوت میں لٹکاتا ہے۔ نہ اللہ کا خوف اور نہ اس کے رسول مقبول سے شرماتا ہے۔

سوم قول صحابہ۔ سعید بن جمہان کہتے ہیں کہ میں نے سفینہ سے پوچھا۔ بنی امیہ کا زعم ہے کہ خلافت ان میں ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ کنجی عورت کے پوت جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ بادشاہ ہیں سخت ترین۔ بادشاہوں میں سے اور پہلا بادشاہ معاویہ ہے (ارجح المطالب باب تیسرا صفحہ ۳۲۳۔ بار دوم)

چہارم قول صحابہ۔ یوسف بن سعد سے نقل ہے۔ کہ جناب امام حسین ؑ نے خلافت کو ترک کر دیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ آپ نے مسلمانوں کا منہ کالا کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا تحقیق آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ بنی امیہ حضور کے منبر پر چڑھتے اترتے ہیں۔ حضور کو برا معلوم ہوا۔ حضور کی تسلی کے لئے یہ سورۃ نازل ہوئی۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر الخ ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا۔ اور یا رسول اللہ تو کیا جانتا ہے۔ کہ شب قدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے یہ وہی ہزار مہینہ ہے۔ کہ میرے بعد بنی امیہ جس کے مالک ہوں گے۔ (ترمذی۔ حاکم ابن جریر۔ اسد الغابہ۔ تاریخ الخلفاء سیوطی) خداوند کریم نے ان بندر صفت اموی و مردانیوں کو لیلۃ القدر سے محروم رکھا۔ ان لوگوں کو جن کے اخلاق۔ اعمال۔ حرکات لعنتی تھے۔ شجرۂ ملعونہ میں داخل کر کے لعنت ابدی کا تمغہ پہنایا۔ یاد رکھو حکم ہمیشہ کثرت کی طرف ہوتا ہے۔ قلت پر نہیں ہوتا۔ اس لئے حضرت عمر عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مفصل دیکھو جلد ۶ ۔ ۔ ۔ علامہ حائری مجتہد قبلہ

تتمہ حجت و کلام سیدنا علی المرتضےٰ ؑ در بطلان خلافت شوریٰ

(۱) کتاب الامامت والسیاسۃ صفحہ ۱۸ مطبوعہ مصر یہ ہے (ترجمہ کلام مولف) ۔ ۔ ۔

پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ابوبکر کے پاس لائے۔ حالانکہ وہ فرما رہے تھے کہ میں بندۂ خدا اور برادرِ رسول ہوں۔ کہا گیا کہ حضرت ابوبکر کی بیعت کرو۔ فرمایا ہم تم سے زیادہ اس امر کے مستحق ہیں۔ ہم تمہاری بیعت نہ کریں گے۔ تم کو ہماری بیعت کرنی چاہئے۔ تم نے اس امر کو انصار سے اس دلیل سے لیا ہے۔ کہ تم قرابت مند رسول صلعم ہو۔ تو ہم اہل بیت سے کیوں از راہ غصب لیتے ہو۔ کیا تم نے انصار سے یہ نہیں کہا تھا۔ کہ چونکہ سیدنا محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں سے ہے۔ لہٰذا ہم تم سے زیادہ مستحق ہیں۔ جس پر انصار نے قبول کیا اور خلافت کو تمہارے حوالہ کر دیا۔ جب وہی دلیل ہم پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم زیادہ اولیٰ ہیں۔ رسول اللہ صلعم کے ساتھ حالت حیات میں بھی۔ اور بعد موت بھی۔ اگر تم ایماندار ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے ہو۔ تو ہمارے ساتھ انصاف کرو۔ ورنہ تم دیدہ و دانستہ ظلم کرتے ہو۔

حضرت عمر۔ جب تک تم بیعت نہ کرو گے۔ تم ہرگز نہ چھوڑے جاؤ گے۔

حضرت مولانا مرتضیٰ علیہ السلام۔ دودھ دوہ لے کہ تجھکو بھی حصہ ملے گا۔ آج اس کے لئے مضبوط کر اور اس کو خلافت پر قائم کر۔ کل تو پھر تجھے لوٹا ہی دے گا اے عمر قسم ہے خدا پاک کی تیرا قول میں کبھی نہ مانوں گا۔ اور نہ میں ابوبکر کی بیعت کرونگا۔

حضرت ابوبکر۔ اگر آپ میری بیعت ہی نہیں کرتے تو میں آپ کو مجبور بھی نہیں کرتا۔

فیصلہ حقانی۔ جناب امیر علیہ السلام کی کلام حجتِ تام سے ثابت ہے۔ کہ آپ نے حضرت ابوبکر کی بیعت ہرگز نہیں کی۔ اور ہمیشہ دعوے دار خلافت رہے۔ بلکہ ان کو غاصب۔ ظالم غیر مستحق سمجھتے ہیں۔ پس خلافت کا مقدمہ بعد وفات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس طرح مہاجرین وانصار میں فیصلہ ہوا ہے۔ اور بنی ہاشم اور بنی مطلب۔ نے اگر خلافت کو حق مان لیا ہے۔ اور خوشی و رضامندی سے فوراً بیعت کر لی ہے۔ اس کا ثبوت ذمہ محدث پیر کوٹی ہے۔ جب تک وہ اپنی یا اہل

تشیع کی مستند کتب سے ثبوت پیش نہ کریں۔ تو الزام فریب معہو کا دہی عوام سے بچ نہیں سکتے۔

(۲) جناب امیر المومنین امام المتقین۔ امام برحق۔ قرآن ناطق۔ مولا مشکل کشاء سیدنا علی المرتضیٰ فرماتے ہیں ؎

فان کنت بالشوریٰ ملکت امورہم ۔۔۔ فکیف بھذا والمشیرون غیبت

وان کنت بالقربیٰ حججت خصیمہم ۔۔۔ فغیرک اولیٰ بالنبی واقرب (نہج البلاغۃ)

ترجمہ۔ اگر تو (اے حضرت ابو بکر) شوریٰ و اجماع کے سبب سے امور مردم کا مالک ہو گیا تو یہ شوریٰ و اجماع متحقق کیونکر ہوا۔ کیونکہ صاحبان شوریٰ (بنی ہاشم) تو غائب ہی ہیں۔ اور اگر تو نے قرابت پیغمبر کی دلیل پیش کر کے ان میں سے مدمقابل کو مغلوب کر دیا تو اس لحاظ سے بھی تیرا غیر قرابت پیغمبر کا زیادہ سزاوار ہے۔ اور وہ پیغمبر کا نہایت ہی قریبی ہے۔ مولوی صاحب پر کوئی کلام الامیر علیہ السلام کو سن لیا۔ کہ کس طرح آپ کی شوریٰ خلافت کو اڑا دیا ہے۔ زیادہ دیکھو ثبوت خلافت ص ۱۲۶

۳۔ خط جناب سیدنا علی علیہ السلام بنام معاویہ کا جواب کتاب ثبوت خلافت میں مفصل دیا جا چکا ہے۔ بار بار اعادہ کرنا فضول باعث طول ہے۔ اس کو دیکھو قاعدہ ہے۔ کہ ہمیشہ مخاطب کو اس کی مسلمات سے خاموش کرایا جاتا ہے۔ اور حجت قائم کی جاتی ہے۔ مولوی صاحب آپ کی طرح کج بحث نہیں ہوتے۔ کہ اپنے گھر کی احادیث۔ بخاری مسلم کو شیعان جناب امیر علیہ السلام کے سامنے پیش کرتے ہیں جناب امیر علیہ السلام نے مسلمات و معتقدات معاویہ پر اس کو لاجواب و ساکت کیا اور دعوت الی الحق کا خط معاویہ کی طرف لکھا۔ اور فرمایا

بالعینی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علی ما بایعوھم علیہ الا خر یعنی صحت خلافت کی دلیل تمہارے نزدیک اے معاویہ جب شوریٰ مہاجرین و انصار ہے۔ اور اور وہ جسکو امام بنادیں وہی مطابق رضاء خدا ہے۔ تو جنہوں نے بیعت حضرت ابو بکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ کی کی تھی۔ اسی قوم مہاجرین و انصار نے

تو میری بھی بیعت کرلی ہے۔ اور مجھ کو بھی خلیفہ و امام مان لیا ہے۔ تو پھر اے معاویہ تو کس لئے بیعت سے خارج ہے۔ اور منکر ہوتا ہے۔ دیگر مختلف خطبات و فرمان و احکام نہج البلاغت سے صراحۃً و اشارۃً ہر طرح ثابت ہے۔ کہ حضرات خلفاء ثلاثہ کی خلافت پر مجبوراً خاموشی اختیار کی۔ اور نیز جناب امیر علیہ السلام نے وصیت نبوی پر عمل رکھا۔ شیعہ مذہب کے علاوہ کتب اہل سنت میں جناب امیر علیہ السلام کی ناراضامندی اور سکوت اور مجبوری بیعت کا ذکر مذکور ہے۔ افسوس کہ مولوی صاحب کو اپنے گھر کی بھی خبر نہیں۔ سنو:۔

الف۔ حدیث صحیح مسلم۔ کتاب الجہاد۔ باب الفی صفحہ ۹۱ مطبوعہ نو لکشور نور العینین صفحہ ۳۱ دیکھو جناب فاطمہ علیہا السلام کے زمانہ حیات تک جناب علیؑ کی قدر و منزلت لوگوں میں تھی۔ جب جناب معصومہ علیہا السلام وفات پا چکیں۔ واستنکر علی وجوہ الناس تو جناب امیر علیہ السلام سے لوگوں کے منہ پھر گئے۔ تو حضرت ابوبکر سے مصالحت و بیعت کرنی چاہئے۔ محدث پیر کوٹی پر واجب ہے۔ کہ وہ کتب احادیث و تاریخ سے یہ ثابت کر دکھائیں۔ کہ جناب امیر علیہ السلام نے بخوشی و رضامندی حضرت ابوبکر کو اپنا امام و خلیفہ رسول مقبول صلعم مان لیا۔ اور مخالفت ہرگز نہیں کی۔ "فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکٰفرین" زیادہ دیکھو ثبوت خلافت جولاجواب کتاب ہے)

(ب) اگر جناب امیر علیہ السلام نے خلافت صدیقی کو بسر و چشم مان لیا تھا تو کتاب نہج البلاغت میں خطبہ شقشقیہ کیوں مذکور ہے۔ اور کتاب نہج البلاغت کو آپ مسلمہ فریقین مان چکے ہیں۔ اور اس خطبہ میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو خلافت غاصبہ فرمایا ہے۔ پورا خطبہ دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت صفحہ ۱۷۵

(ج) صحیح بخاری میں حضرت عمر کا خطبہ موجود ہے۔ کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس شوروی خلافت کی مخالفت کی۔ ثم انہ بلغنی ان قائلاً منکم یقول واللّٰہ لو مات عمر بایعت فلاناً۔ فلا یغترن امرء ان یقول انما کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وتمت

الا وانها قد كانت كذالك ولكن الله وقی شرها ومنکم من تقطع الاعناق لیہ مثل ابی بکر من بایع رجلا من غیر شورة من المسلمین فلا یبایع هو ولا الذی بایعه تغرة ان یقتلا وانه قد کان من خیرنا حین توفی الله نبیه الا ان الانصار خالفونا واجتمعوا باسرهم فی سقیفة بنی ساعدة وخالف عنا علی والزبیر ومن معهما ۔" (بخاری) +

خطبۂ فاروقی نے فیصلہ حقانی کر دیا۔ کہ حضرت ابوبکر کی خلافت شوروی نہ تھی۔ بلکہ بغیر سوچے سمجھے (فلتہ) ہوی فالتہ اندھیری رات اور بغیر سوچے سمجھے کو کہتے ہیں۔ یہ بیعت ابوبکر مبدٔ فساد و شرارت تھی۔ مگر خیر گذری۔ اور حضرت علیؑ اور زبیر اس بیعت کے مخالف تھے۔ اور خلافت شوروی کو انہوں نے اور ان کے ہمراہیوں نے مانا۔ اگر یہ خلافت حقہ ہوتی یا منصوص من اللہ ہوتی یا جناب امیر علیہ السلام کا حق نہ ہوتا تو جناب امام برحق قرآن ناطق باب العلوم۔ ہرگز مخالف نہ ہوتے۔ جناب امیر علیہ السلام ان کو غاصب حقوق آل سیدنا محمد صلعم جانتے تھے۔ اس لئے وہ مخالف رہے اور دعوی دار خلافت رہے +

(۵) صحیح مسلم۔ بخاری۔ تواریخ اہل سنت والجماعت اور جناب امیر علیہ السلام کے دعاوی استحقاق خلافت کے علاوہ خود محدث پیر کوٹی کا فیصلہ موجود ہے۔ ہم بڑے ادب سے محدث صاحب کو حجت جلی قول مولنا علیؑ یاد دلاتے ہیں۔ اور آپ کے یہ اشعار نقل کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کو فیصلہ حقانی سے چون و چرا کی گنجائش نہ رہی۔ وہو ہذا ۔

ظہر الحق بابی ترابؑ۔ والباطل کالسراب۔ الحق مع علیؑ۔ والباطل فی الذباب
قرآن مع علی۔ هو مولنا کالشهاب ۔ مصنف مولوی حب صاحب پیر کوٹی

معزز ناظرین! انصاف شرط ہے۔ کہ جب مولوی یار محمد صاحب پیر کوٹی فرماتے ہیں۔ کہ حق جناب امیر المومنین علی المرتضٰی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ اور قرآن بھی حضرت شیر خدا کے ہمراہ ہے۔ تو جو دعوی خلافت کا جناب امیر علیہ السلام

نے فرمایا وہ بھی حق ہوا۔ استحقاق خلافت حق۔ پس اس کے مقابل میں خلافتِ اصحاب ثلاثہ باطل ہوگئی۔ فرمائیے اس سے بڑھکر فیصلۂ حقانی کیا ہوگا۔ کہ مولوی صاحب نے خود مان لیا۔ کہ حق ہمیشہ جناب علی المرتضٰے کے ساتھ ہے "قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا پس مولوی صاحب ہار گئے و مان گئے۔ سوچو وغور کرو۔

(۵) کتاب نہج البلاغت میں جناب امیر علیہ السلام نے جگہ بجگہ مظلومیت اور معصومیت حقِ خلافت اپنی بکمال وضاحت بیان فرمائی ہے۔ ابن ابی الحدید شارح نہج البلاغت نے اقرار کیا ہے۔ کہ کلماتِ ظلم و شکایت غاصبین خلافت کی بکثرت اور تواتر آنحضرت علیہ السلام سے ثابت ہوئے ہیں۔ بکرات و مرات حضرت فرماتے ہیں فی ما زلت مظلوماً منذ قبض اللہ نبیہ الی یومنا " جب سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات فرمائی ہے۔ میں ہمیشہ ظلم وستم کیا گیا ہوں۔ اور فرمایا اللھم اخز قریشاً فانھا منعتی حقی وغصبنی امری" اے بار خدایا تو قریش کی کمر خم کر۔ کہ انہوں نے میرا حق چھین لیا ہے۔ اور مجھ سے امر خلافت کو غصب کیا ہے۔ اور پھر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا" فجزت قریشاً عنی الجوازی۔ فانھم ظلمونی حقی واغتصبونی سلطان ابن امی یعنی جزائے بدوئے جائیں قریش تحقیق انہوں نے مجھ پر ظلم کیا۔ اور میرے چچازاد بھائی کی سلطنت مجھ سے چھین لی اور یہی ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغت میں لکھتا ہے۔ کہ ایک شخص کی نالہ و فریاد کی آواز جناب امیر علیہ السلام کے کان میں پہنچی تھی۔ کہ وہ کہتا تھا۔ انا مظلوم فر دا یعنی میں مظلوم ہوں اور تنہا ہوں اس وقت جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے شخص یہاں آ کہ ہم اور تو دونوں ہمدرد ہیں۔ باہم فریاد و نالہ کریں۔ کہ ہم پر بھی ظلم وستم واقعہ ہوا ہے۔

پس کتب اہل سنت والجماعت وکلام وفرمان جناب شاہ مردان علیہ السلام سے ثابت ہو گیا۔ کہ آنجناب نے بیعت حضرت ابوبکر نہیں کی۔ اور نہ ان کو خلیفہ رسول مقبول صلعم سمجھا۔ بلکہ اپنے استحقاق خلافت کو ثابت کیا۔ پس بموجب فرمان سید الانس والجان رسول ایزد منان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحم اللہ علیاً اللھم ادر الحق معہ

حیثیت وا سیفنی جناب علیؑ پر اللہ رحم کرے۔ خدایا پھر حق کو ساتھ جناب علی کے جس طرف کہ حضرت علیؑ پھریں۔ (مشکوٰۃ شریف) پس مولوی صاحب پیر کوئی ہوش میں آکر ان احکام کو غور سے پڑھیں۔ (زیادہ دیکھو ثبوت خلافت)

(ر) اگر جناب امیر علیہ السلام خوشی وخرمی ورضا مندی سے حضرت ابوبکر کی خلافت کو مان لیتے۔ اور ان کو رسول مقبول صلعم کا جائز خلیفہ جان لیتے۔ تو حضرت عمر ابن الخطاب معہ مسلح بدوانِ عرب کے جناب سیدہ معصومہ بتول بنت رسول مقبول صلعم کا گھر جلانے نہ دوڑتے اور کچھ تو لحاظ جناب سرورِ عالم صلعم کا کرتے۔ (دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت جس میں اہل سنت والجماعت اور یورپین مورخین کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ جناب سیدہ معصومہ کے گھر کو جلانے کے واسطے حضرت عمر لکڑیاں و آگ لے گئے)۔

ز۔ اگر جناب امیر علیہ السلام نے بخوشی ورضا بیعت کر لی تھی۔ تو مخالفین وحضرت عمر اور اس کی پارٹی نے قتل کی دھمکی کیوں دی۔ اور جناب امیر علیہ السلام نے کیوں فرمایا "یابن عم ان القوم استضعفونی وکادو یقتلوننی" اے میرے چچا زاد بھائی رسول اللہ صلعم قوم نے مجھے ضعیف کیا۔ اور قریب تھا کہ مجھے قتل کرتے۔ اور یہ وہ خطاب ہے۔ کہ ہارون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جس وقت کہ ان کی امت گوسالہ پرست ہو گئی تھی۔ فرمایا تھا۔

(س) اگر حضرت ابوبکر جائز خلیفۂ رسول مقبول صلعم تھے۔ تو جناب سیدہ معصومہ بضعتہ رسول مقبول صلعم ان سے کیوں ناراض گئیں۔ اور رات کو دفن کی گئیں اور حضرات شیخین کو ان کا جنازہ بھی نصیب نہ ہوا (متفق علیہ)

(ص) کل مورخین اہل سنت متفق ہیں۔ کہ بنی ہاشم وبنی مطلب نے حضرات اصحاب ثلاثہ کو خلیفہ رسول مقبول صلعم نہیں سمجھا۔ اور نہ ہی بیعت کی۔ اگر بیعت ہوئی بھی تو نہایت مجبوری سے۔ پس مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ جس طرح اہل بیعت رسول اللہ صلعم اور بنی ہاشم اور بنی مطلب نے خلافت کو تسلیم کیا ہے۔ ان کو وہی

اعتقاد رکھنا چاہئے۔ کہ حضرات اصحاب ثلاثہ مستحق خلافت و حقیقی وارث نبوت نہ تھے۔ سنو جب تک زمین و آسمان قائم ہے۔ وللہ یسجد ما فی السموٰت ما فی الارض زمین اور آسمان میں ہر ایک چیز اللہ کی عبادت کرتی ہے۔ آفتاب و مہتاب چمکتے دمکتے ہیں۔ کوئی ناصبی و خارجی۔ سنی۔ وہابی۔ مرزائی۔ قادیانی۔ خواہ وہ بھیروی ہو یا عرضی نویس پشاوری۔ ناصبی ملتانی ہو۔ یا محدث پیرکوٹی۔ یا للاں سدھانوی۔ یہ ثابت نہیں کرسکے گا۔ کہ اہل بیت رسالت صلعم نے برضا و خوشی حضرات اصحاب ثلاثہ کی بیعت کی۔ مفصل دیکھو تفسیر لوامع التنزیل علامہ حائری مجتہد پنجاب مدظلہ +

قال محدث پیرکوٹی ۔خلیفۂ اول مثل خلیفۂ اول موسیٰ کے تھے۔ وہ یوشع بن نون ہے۔ الآخرہٗ (کھلا فیصلہ صفحہ ۹)

الجواب۔ حضرت یوشع بن نون بن فرائیم بن حضرت یوسف علیہ السلام خاندان نبوت سے تھے۔ نہ کہ عام امتی یا اصحاب سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور وہ سنت اللہ کے موافق کہ ہر ایک نبی و رسول کا وارث اس کا اپنا بیٹا۔ بھائی۔ رشتہ دار۔ قریبی وارث النبوت ہوتا چلا آتا ہے۔ کوئی اصحاب یا امتی یا سسرا یا سالا وارث نہیں قرار پایا۔ وہ خلیفہ اول حضرت موسیٰ قرار پائے۔ اور جناب سیدنا علی المرتضٰے علیہ السلام مثیل حضرت یوشع بن نون علیہ السلام ہیں۔ نہ کہ حضرت ابوبکر۔ اس کا ثبوت سنو:-

الف جس طرح حضرت یوشع بن نون علیہ السلام معصوم و خاندان نبوت سے تھے اسی طرح سیّدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام معصوم و پاک اور خاندانِ نبوت سے تھے۔ پڑھو" انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

ب۔ حضرت یوشع بن نون کے واسطے جنگ اریحا میں سورج کھڑا رہا۔ اور غروب نہ ہوا۔ اسی طرح جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے واسطے جنگ صفین میں ردّ الشمس ہوا یعنی ڈوبا ہوا سورج واپس ہوا +

ج۔ حضرت یوشع بن نون سے جناب بی بی صفورا زوجہ جناب سیّدنا

موسیٰ علیہ السلام نے جنگ کی۔ اسی طرح جناب سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام سے جناب بی بی عائشہ زوجہ جناب سیدنا محمد رسول اللہ صلعم نے جنگ جمل کی +

د۔ حضرت یوشع بن نون نے ۲۱ ماہ رمضان المبارک میں شہادت پائی اسی طرح جناب سیدنا و مولانا علی المرتضیٰ علیہ السلام نے ۲۱ ماہ رمضان المبارک کو شہر کوفہ میں شہادت پائی۔ (ارجح المطالب) +

قال محدث بیرکوٹی ۔ ڈاکٹر نور حسین صاحب کو یہ ظن نہ گزرے کہ کسی میرے رسالہ کا جواب دیا گیا ہے۔ نہیں (دیکھو اشتہار مولوی صاحب)

الجواب ۔ بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش + من انداز قدت رامے شناسم

اگر آپ نے میرے کسی رسالہ کا جواب نہ دیا تو گونگے کی طرح جگہ جگہ ف ص سے کیا اشارہ فرمایا ہے۔ (تحقیقات حسینی شیعہ کے لئے یہی ثابت ہوتا ہے۔ دکھلا فیصلہ[۱۷] سے کیا مراد ہے۔ حضرت مولوی صاحب یہ مغالطہ کسی اور کو دیں۔ ے من خوب مے شناسم پیران پارسا را + الحمدللہ کہ آپ نے مجھے یہ ڈگری تو دیدی کہ میری سابقہ بحث میں تمام ضلع جھنگ کے سنی مولوی صاحبان عاجز رہے۔ اور میرے کسی رسالہ کا جواب نہ دے سکے۔ امید ہے کہ منصف مزاج علماء کرام اس کا فیصلہ بھی کردیں گے۔ زیادہ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ +

اعمال معاویہ بن سفیان اموی

(۱) معاویہ بن سفیان باغی و طاغی تھا۔ اور منصوص من اللہ و خلیفۂ رسول اللہ امام برحق و قرآن ناطق شیر خدا۔ ابن عم مصطفےٰ سیدنا علی المرتضےٰ علیہ السلام کی خلافت کا منکر تھا۔ بہتر[۲] جنگ کئے۔ بقول مولف فتح الرحمانی منکرین شوریٰ جہنمی ہیں۔ پس وہ منکر دوزخی تھا +

(۲)۔ معاویہ سبی تھا۔ اور سردار اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو ہمیشہ گالیاں دیتا تھا۔ سنو:-

(الف)۔ ابتدائی خلع خلافت حضرت حسن علیہ السلام از ۴۱ ہجری تا ۹۹ھ

خلفائے بنی امیہ ہر جمعہ کے آخر میں ممبروں پر بیٹھکر حضرت علی علیہ السلام پر لعنت کیا کرتے تھے۔ ۹۹ھ میں عمر ابن عبد العزیز نے اس کو موقوف کیا۔ (دیکھو تاریخ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۲۱۲۔ تاریخ ابن خلدون۔ تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۳۱۷) +

(ب)۔ معاویہ اور اس کے عمال جمعہ کے خطبہ میں حضرت عثمان کے واسطے دعا کرتے تھے۔ اور حضرت علیؑ پر لعنت کیا کرتے تھے۔ (نعوذ باللہ) ابو الفدا جلد دوم ۱۹۲

(ج) معاویہ حضرت علی علیہ السلام پر طعن سب کرتا (تاریخ صغیر ص۵ امام بخاری کھلا نیصلہ مولوی صاحب بیرکوٹ صفحہ ۵۸ دیکھو) معاویہ کا جناب امیر علیہ السلام پر لعنت کرنا دیکھو شرح ابن ابی الحدید فتح الباری شرح بخاری۔ تاریخ الخمیس۔ رسالہ سوالات جوابات شاہ عبد العزیز صاحب +

د۔ معاویہ نے مروان بن حکم کو جو ملعون ابن ملعون تھا۔ حاکم مدینہ منورہ مقرر کیا جو ہر جمعہ کو جناب امیر علیہ السلام کو گالیاں دیتا تھا۔ جناب امام حسن علیہ السلام نے اسی وجہ سے مسجد نبوی میں آنا چھوڑ دیا تھا۔ (نصائح کافیہ ص۴ انسان العیون ارجح المطالب) +

(ہ) معاویہ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے روبرو جناب امیر علیہ السلام کو گالیاں دیں جس پر سعد بن وقاصؓ سخت غصہ ہوئے۔ (صحیح مسلم جلد دوم۔ ابن ماجہ۔ خصائص نسائی) +

اب معاویہ سنی کے واسطے وعید الٰہی بھی سنو۔ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔ انعام جزو ۷ جو لوگ خدا کے سوا دوسرے معبودوں کو حاجت روائی کے لئے بلایا کرتے ہیں۔ ان کو بھی گالیاں نہ دو۔ کہ یہ لوگ بھی اپنی بےعلمی کی وجہ سے خدا کو گالیاں دیویں گے۔ جب کہ کفار تک گالیاں دینا منع ہے۔ تو امیر المومنین علیہ السلام کی شان دیکھو۔ اور پھر معاویہ کا پورے ۵۸ سال ممبروں پر گالیاں دینا دلوانا دیکھو۔ پھر مسلمانوں تم کو اختیار ہے۔ کہ ایسے

سبّنی کو اصحاب کہو۔ امیر کہو۔ رضی اللہ کہو مگر ان احادیث کو بھی سُن لو۔

حدیث شریف عن ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سبّ علیاً فقد سبّنی (اخرجہ احمد والحاکم) جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جس نے جناب علیؑ کو گالی دی۔ اس نے مجھے گالی دی۔

حدیث شریف۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سبّ علیاً فقد سبّنی ومن سبّنی فقد سبّ اللہ ومن سبّ اللہ ادخلہ اللہ النار (دیلمی۔ ارجح المطالب) حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا جس نے جناب علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔ اور جس نے مجھے گالی دی۔ اس نے اللہ کو گالی دی۔ اور جس نے اللہ کو گالی دی اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ میں جگہ دیگا۔ پس معاویہ بن سفیان چونکہ اللہ اور اس کے رسول کو گالیاں دیتا تھا اس لئے وہ ناری تھا۔

(۳) معاویہ نے اپنے بھائی زیاد کو اپنا خلیفہ کیا جس سے رسول اللہ کے حکم میں سب سے پہلا تغیر ہوا۔ (دیکھو تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی صفحہ ۵۔ از زمیندار پریس لاہور) یعنی حرام خدا کو حلال کر دیکھو۔

(۴) معاویہ ہی اسلام میں سب سے پہلے وہ شخص ہے جس نے اپنی حیات میں اپنے بیٹے کے لئے بیعت کی پھر انہوں نے مروان کو لکھا کہ اہل مدینہ سے بھی یزید کے حق میں بیعت لو (تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۱۰۶) حالانکہ اہل سنت والجماعت کے خلفاء ثلاثہ نے اپنی بیٹوں کو ولیعہد نہ کیا۔

(۵) جاریہ بن قدامہ سعدی امیر معاویہ کے پاس آئے۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو۔ جاریہ نے کہا میں جاریہ بن قدامہ ہوں امیر معاویہ نے کہا تم کیا بننا چاہتے ہو۔ تمہاری مثل ایک حقیر شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جاریہ نے کہا تم ایک بات کہہ تو چکے اتنا نہیں سمجھتے کہ تم نے مجھے ایک ایسی چیز سے مثال دی ہے کہ جس کا ڈنگ سخت ہوتا ہے اور اس کا فضلہ میٹھا معاویہ واللہ تو کتا ہے اور کتوں کی طرح بھونکتا ہے۔ ورنہ تو ایک طرف رہا۔ امیہ تصغیر ہے امت (لونڈی) کی۔

(تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۰۸ از زمیندار پریس لاہور)+

(۶) معاویہ نے حضرت عمار بن یاسر اصحاب رسول اللہ صلعم کو قتل کرایا۔ اور تمغہ بغاوت کا حاصل کیا (ارجح المطالب)+

(۷) حضرت محمدؐ بن ابوبکر کو شہید کرا کر اس کو آگ میں جلوا دیا جس پر جناب بی بی عائشہ معاویہ کو ہر نماز میں لعنت کرتی تھیں (تاریخ کامل صفحہ ۱۴۳۔ اعثم کوفی صفحہ ۲۲۸) پس معاویہ ایک مومن کا قاتل بنکر مستحق جہنم ہوا+

(۸) معاویہ نے خلاف شریعت محمدیہ صلعم زیاد کو اپنی برادری میں شامل کیا۔ حالانکہ وہ ولد الزنا تھا (حبیب السیر)

(۹) معاویہ نے جناب ام المومنین عائشہ صاحبہ کو کنوئیں میں گرا کر قتل کیا اور اوپر سے چونہ ڈالدیا (دیکھو تاریخ حبیب السیر جلد دوم) اب بھی معاویہ کے جہنمی و ناری ہونے میں شک و شبہ رہا+

(۱۰) معاویہ نے سب سے پہلے لوگوں کو خصی کیا (ارجح المطالب باب چہارم) نعوذ باللہ ایسا ظلم۔ لعنۃ اللہ علی الظالمین+

(۱۱) سب سے پہلے اسلام میں معاویہ نے لوگوں کو بھوکھا پیاسا رکھکر مارا (ارجح المطالب) ظالم پر لعنت ہو

(۱۲) معاویہ نے اپنے محل میں ایک شخص کو اپنی بیگم صاحبہ سے زناء کرتے ہوئے دیکھا مگر چشم پوشی کی (کتاب مستطرف۔ مناظرہ امجدیہ۔ شمشیر ولایت حصہ دوئم) ایسی چشم پوشی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے+

(۱۳) معاویہ نے مرتے وقت گلے میں نصاریٰ کی صلیب لٹکائی نصرانی ہو کر مرا (مناظرہ امجدیہ محاضرات امام راغب اصفہانی دیکھو) مولوی صاحب پیر کوٹی کا امام نصرانی ہو کر مرا۔ افسوس+

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ پر لعنت ڈالی ہے۔ (مناظرہ امجدیہ تطہیر الجنان طبری۔ زیادہ دیکھو نبوت خلافت) مگر مولوی صاحب ایسے ملعون کو اپنا امام مانتے ہیں+

(۱۴) معاویہ شراب پیا کرتا تھا۔ (دیکھو مسند امام احمد حنبلؒ شجرہ طیبہ اور شرابی شاخ) تو یہ تو یہیں اہل سنت والجماعت کی کتب تواریخ و احادیث سے ثابت ہوا کہ معاویہ ظالم۔ باغی بدعتی یعنی اور دشمن خاندان رسالت تھا۔ وہ کسی طرح شجرہ طیبہ رسول مقبول صلعم کے شاخ میں پھول نہیں+

قول محدث پیرکوٹی - قریش سب کے سب شجرہ طیبہ سے ہیں جو بعض قریش کو شجرہ خبیثہ یا کر ملعونہ کہے وہ خود ملعون و خبیث ہے ۔ (رسالہ کھلا فیصلہ ص) الجواب قریش منافقین - مشرکین - ظالمین - کافرین پر خداوند کریم قرآن شریف میں پکار پکار کر لعنت ڈالتا ہے اور انکو خبیث و پلید و شیطان قرار دیتا ہے - ابولہب جو قریشی و ہاشمی تھا اس پر خداوندی فرمان پڑھو تبت یدا ابی لہب وتب ۔ ابوجہل - ولید بن مغیرہ - ولید بن عتبہ و دیگر قریش مشرکین کفار کو خدا تعالیٰ ملعون و خبیث سے بھی بدتر بتاتا ہے ۔ اور جناب سرور عالم صلعم قرآن شریف کو باآواز بلند ان قریش مشرکین کو سناتے رہے اور لعنت اللہ ڈالتے رہے صحیح بخاری میں ہے کہ آپ ہر صبح دعا قنوت میں قریش مشرکین و کفار پر نام لیکر لعنت ڈالا کرتے تھے تا اللھم اللعن فلانا و فلانا و فلانا پس مولوی صاحب آپکا فتویٰ اللہ اور اس کے رسول پر کیا ہوگا ۔ جو قریشیوں پر لعنت ڈالا کئے - نادان مولوی یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالیٰ نے پس ہم حضرات کی طرح ان خشک شاخوں کو شجرۂ طیبہ سے کاٹ کر پھینک دیا ہے ۔

اعمالنامۂ یزید پلید ملعون - (۱) شجر ملعونہ کا دوسرا رکن یزید پلید ابن معاویہ بن ابوسفیان تھا - یزید پلید فاسق - فاجر - زانی - شرابی - عیاش - تارک الصلوٰۃ شطرنج و چوپڑ کا شائق - ظالم متکبر لہو ولعب کو زیادہ پسند کرتا تھا - انکی بندر بھی ہوتے تھے اس کے عہد میں حرمین الشریفین تک فسق و فجور پھیل گیا - (دیکھو اعمالنامہ یزید پلید) مصنفہ مولوی

(۲) یزید پلید نے ماں - بہن - بھائی کا نکاح جائز کر دیا تھا - اور دو سگی بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز رکھا تھا - شراب خور تھا (صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۳۵ اعمالنامہ یزید دیکھو)

(۳) یزید بن معاویہ ملعون اپنی پھوپھی پر عاشق ہوا اور پھوپھی اس کی باکرہ تھی پس حیا مانع ہوئی کہ اپنے عشق کو پھوپھی سے ظاہر کرے - اور کام بناوے - پس اپنی پھوپھی کو باغ میں لے گیا اور گھوڑی پر گھوڑا ڈلوا دیا پھر اس کے ساتھ وہی کیا کہ جو مقصد دلی اور نتیجہ عشق تھا مگر وہ باکرہ نہ تھی - (انوار النعمانیہ - نورتن صفحہ ۴۸)

(۴) یزید پلید نے جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام کو شہید کرایا - اہل بیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسیر کیا ۔

(۵) یزید پلید نے بعد شہادت امام حسین علیہ السلام اپنا لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا قتل فساد عظیم اور خونریزی کی۔ مدینہ منورہ کی ہتک کی تین سو لڑکیوں کی بکارت ضائع کی اور اسی قدر صحابۂ رسول مقبول صلعم کو شہید کیا۔ سات سو قرآن کے قاری قتل ہوئے۔ مسجد نبوی میں کئی دن جماعت نہ ہوئی۔ اس ڈر سے باقی مدنی لوگ نماز نہ پڑھ سکتے تھے۔ اور مسجد تک نہ آتے تھے۔ کتوں اور بھیڑیوں نے مسجد نبوی میں آکر پیشاب کرنا شروع کیا۔ (دیکھو صواعق محرقہ فارسی صفحہ ۳۵۹۔ تاریخ الخلفاء سیوطی۔ اعمال نامۂ یزید)

(۶) تین دن تک مدینہ منورہ میں بحکم یزید بن معاویہ قتل عام ہوا۔ دس ہزار اہل مدینہ اور سات سو صحابی رسول مقبول صلعم قتل ہوئے۔ عورات مدینہ یزیدیوں پر مباح ہو گئیں حتیٰ کہ ایک ہزار عورت نے حرام کے بچے جنے (دیکھو جذب القلوب شیخ عبدالحق صاحب دہلوی)

(۷) حسن بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ سے کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ اس لشکر کے ہاتھ سے بچا ہو۔ بہت سے اصحابی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر لوگ قتل ہوئے مدینہ شریف خراب کیا گیا۔ اور بدبخت لشکریوں نے ہزار لڑکیوں کا ازالۂ بکارت کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حالانکہ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے۔ کہ جس شخص نے اہل مدینہ کو خوف زدہ کیا۔ خدا اس کو خوف زدہ کرے۔ اور اس پر خدا اور انسانوں اور فرشتوں کی لعنت ہوگی۔

(تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۴۳ زمیندار پریس لاہور)

(۸) یہ واقعہ حرا ۲۸ ذوالحجہ ۶۴ھ کو ہوا۔ پھر یہی لشکر یزیدی مکہ شریف کی طرف متوجہ ہوا۔ عبداللہ بن زبیر کے ساتھ لڑائی شروع کر دی۔ کعبہ شریف میں منجنیق ڈالیں اور پردۂ خانہ کعبہ کو جلا دیا۔ دیکھو صواعق محرقہ صفحہ ۳۶۰

نتیجہ۔ یزید بے نماز تھا۔ اور بے نماز مشرک ہوتا ہے۔ یزید کو اموی ہونے کی وجہ سے قریش سے کچھ نسبت رکھتا تھا مگر بے نماز ہونا اس کا اسے مردود کر گیا۔ کہ بے نماز پلید ہے۔ امام ہو نہیں سکتا (دیکھو کھلا نیصلہ جناب مولوی صاحب پیر کوٹی صفحہ ۲۵)

منکر شہادت حسینی۔ ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلوی نے تو یزید پلید کی بہت حمایت کی تھی۔ امام غزالی نے یزید پلید کو مومن لکھا۔ علامہ تفتازانی اور قاضی عیاض و مولوی

عبد الشکور نے اس کو خلیفہ برحق اور ابن تیمیہ نے اس کو نبوت کا درجہ دیا تھا۔ مگر واہ رے
مولوی صاحب پیرکوٹی آخر ہماری صحبت کا اثر ضرور ہوا کہ آپ نے اس کو پلید مشرک کہہ دیا۔
اور مشرک کو بحکم قرآن شریف ہرگز نجات نہیں ہو گی۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں جلتا رہے گا

پس شجرہ ملعونہ کی یزیدی شاخ جس طرح کٹ کر دوزخ میں جا پڑی

اسی طرح باقی شاخیں بھی بباعث اپنے ظلم وستم فسق وفجور۔ دشمنی اہل بیت کرام سے شجرہ طیبہ سے کٹ کر ناری ہو گئیں۔ ان کو ذریت ابراہیمی وقریشی ہونے نے کچھ نفع نہ دیا ان الذین امنوا وعملوا الصلحت اولئک هم خیر البریه پڑھو باقی خلفائے امیہ کا اصول دیکھو میری کتاب ثبوت خلافت)

(۸) محدث پیرکوٹی۔ امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے بارہ امام۔ امام زین العابدین علیہ السلام سے ہیں ص۵۶ اب بارہ امام حسینؑ کی اولاد سے جنکو اثنا عشریہ مانتے ہیں سن لیں ص۵۷ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ۔ امام زین العابدینؑ۔ امام محمد باقرؑ۔ امام جعفر صادقؑ۔ امام موسیٰ کاظمؑ۔ امام موسیٰ رضا۔ امام محمد تقیؑ۔ امام علی نقیؑ۔ امام حسن عسکری۔ امام غائب +

الجواب۔ واہ پیرکوٹی مولوی صاحب واہ۔ مجذوب کی بڑ ہانک دی بارہ امام بتلا کے اور گیارہ گنوائے۔ یہ آپ کی [illegible] دانی۔ بارہ امام شیعوں کے بتلاتے ہیں اور آپ ان سے انکار کر جاتے ہیں۔ یہ آپ کی رسول مقبول صلعم اور اس کی اولاد سے محبت ایمانی +

سیدنا امام حسن علیہ السلام کو معاذ اللہ اولاد سیدنا امام حسین سے شمار کرنا اور بڑے بھائی بزرگ وار کو بیٹا بنا دینا یہ آپ کی لیاقت اور تاریخ دانی ہے بہت زور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا + ایسی فاش غلطی کھائی کہ تمام عمر کے واسطے شرمندگی اٹھائی بھلا کس حوصلہ پر رسالہ بازی شروع کی تھی۔ اس پر دعویٰ محدثیت ومولویت وقرآن دانی یہ سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد۔ پھر جناب سیدنا اسد اللہ الغالب امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دوازدہ آئمہ اطہار علیہم السلام سے کیوں خارج کر دیا۔ کیا معاویہ کی خرائیت یاد آئی۔ آپ کے کھلا فیصلہ کا صفحہ ۵۷ اور بارہ اماموں کی جدول آپ کی ذلت وشرمندگی وعلمی لیاقت کے واسطے کافی ہے ہے

وعليك خزي يا اميّه دائماً يبقى كما في النار دام بقاؤك

اور اے بنی امیہ (اور اسکے خیرخواہ) جس طرح تم آتش دوزخ میں جلو گے اسی طرح دنیا میں تمہاری ذلت و خواری باقی رہیگی۔ سچ ہے کل شئ یرجع الی اصلہ آپ بنی امیہ کے وظیفہ خوار اور مروانی خدمتگار اور مددگار۔ آپ کو آئمہ اطہار اولاد سید الابرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا کار ہے۔

محبت ہو یزیدؔ و معاویہؔ مروانؔ کے گھر سے ... تو کیا مطلب نبیؐ و فاطمہؑ حسنین و حیدرؑ سے

شجاعت کا علیؑ کی ہے ثبوت اتنا فقط کافی ... کہ اب بھی کانپ اٹھتے ہیں ہاں نام حیدرؑ سے

پکارے لافتیٰ الا علی رضواں فرشتہ بھی ... نہ ہو انکار بھی تشہیر کا تسخیر خیبر سے

یہ اہل البیت احمد کا مخالف بے تکی ہانکے ... کہ مخبوط الحواسی میں بکن بولے مچھندر سے

یہ کیوں پھٹ کر نہیں گرتے زمین و آسمان سارے ... نبیؐ کے پاک شجرہ کو ہلا دے یار رِبندر سے

۹۔ قول محدث پیرکوٹی۔ جب امام حسنؑ بقضائے الٰہی فوت ہوئے تو شیعہ سے یہ مشہور کردیا کہ معویہ نے زہر دیا ہے کبھی آپ کی زوجہ کو متہم کیا۔ کبھی یزید کو۔ الغرض اگر سم زہر سے آپ فوت ہوتے تو امام حسینؑ یا دیگر لوگ یہ خون بچا سکتے تھے۔ مختار بھی اپنی شیعہ پنی کو روک بیٹھا۔ معاویہ کو خلافت تو مل چکی تھی۔ پھر زہر دینے کا مقصد کیا تھا۔ پھر تو امام حسین نے اپنے بھائی کے خون ہونیکو پسند رکھا۔ شہادت کا مسئلہ سر الشہادتین کا بے اصل بروایت قیل سے فقہم بلفظ انتہی ص ۵۹)

ثبوت شہادت امام حسن علیہ السلام

الجواب۔ مولوی یار محمد صاحب پیرکوٹی شہادت سیدنا امام حسن علیہ السلام سے انکاری ہے۔ اور تمام مسلمانوں کے فرقے اس سرّی شہادت پر اقراری ہیں حتی کہ یورپین مورخین بھی اس کی گواہی دیتے ہیں۔ یہ اسلام کا ایک ایسا متفق علیہ تاریخی واقعہ ہے جس کا بطلان ناممکن ناممکن ہے تمام محدثین و مورخین شیعہ و سنی کا اتفاق ہے۔ کہ جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام زہر سے شہید ہوئے ایک دو تو کیا سینکڑوں اسلامی تواریخ شاہد ہیں۔ مگر مولوی صاحب نے شاہد منکر شہادت حسینی کی طرح دنیاوی ملعونہ شہرت اور عقل کے اندھوں سے روپیہ بٹورنے کے خیال سے

یہ خیال جمایا ہے۔ اور سبیل المومنین سے علیحدہ راستہ نکالا ہے۔" قولہ تعالیٰ و من یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولیٰ و نصلہ جہنم و ساءت مصیراً۔" (الجزوہ ۵ رکوع ۱۴۔ الثلثہ)

(ب) چونکہ یہ مولوی صاحب کا تمام اسلامی دنیا سے نیا عقیدہ و دعویٰ ہے۔ اس لئے مولوی صاحب پر اب واجب ہو گیا ہے۔ کہ وہ کتب تفاسیر۔ احادیث۔ تواریخ اہل سنت یا اہل تشیع سے یا جہاں سے چاہیں اپنے نرالے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔ کیونکہ دعویٰ بلا دلیل و ثبوت باطل ہے۔ ورنہ مولوی صاحب دروغ گوئی کے بار سے کبھی سبکدوش نہ ہونگے۔ اور لعنت اللہ علی الکاذبین کے ماتحت رہیں گے۔

(ج) مولوی صاحب کا یہ سراسر اتہام و بہتان ہے۔ کہ شیعہ نے مشہور کر دیا کہ جناب امام حسن علیہ السلام کو معاویہ یا یزید یا انکی زوجہ نے زہر دیا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ مولوی صاحب کے برادران ملت علماء اہل سنت و الجماعت نے اس واقعہ پر روشنی ڈالی ہے۔ ٹھنڈے دل سے آپ سنتے جائیے۔ اور اللہ اور رسول سے شرمائیے۔

(۱) مدینہ شریف میں آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث نے اس لئے زہر دیا۔ کہ یزید بن معاویہ نے اس سے پوشیدہ طور پر کہا تھا۔ کہ اگر تم امام حسنؑ کو زہر دیکر مار ڈالو گے تو میں تم سے نکاح کر لونگا (دیکھو تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی ترجمہ اردو لاہوری صفحہ ۱۰۳)

(۲) جناب امام حسن علیہ السلام کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے زہر دیا۔ ایک طشت آپ کے لئے رکھا جاتا تھا۔ اور وہ خون سے بھرا ہوا اٹھا لیا جاتا تھا۔ یہی حالت چالیس روز تک رہی۔ کہ ان کا مرض ترقی کر گیا۔ (اسد الغابہ فی معرفتہ الصحابہ۔ ارجح المطالب صفحہ ۳۲۴)۔

(۳) وسمتہ امراتہ جعدۃ بنت الاشعث بن قیس الکندی وکالت طائفۃ کان ذالک منہا بتدسیس معاویہ (استیعاب۔ ارجح المطالب۔ باب سوم صفحہ ۳۲۵ باردوم) اور آپ کو آپ کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس الکندی نے زہر دیا۔ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ زہر دینا امیر معاویہ کی سازش سے تھا (دیکھو رسالہ تحذیر المعاندین علامہ حائری مجتہد مدظلہ)۔

(۴) ذکر کرتے ہیں آپ کی بیوی جعدہ نے آپ کو زہر دیا۔ اس میں معاویہ کی سازش تھی کہ اگر تو نے کسی حیلہ سے جناب امام حسنؑ کو قتل کیا تو میں تجھ کو ایک لاکھ درہم بھیجونگا۔ اور یزید لعین سے تیرا نکاح کر دونگا۔ پس اس فریب سے اس کو جناب امام حسن علیہ السلام کے زہر دینے پر برانگیختہ کیا جب جناب امام حسنؑ رحلت فرما گئے۔ امیر معاویہ نے حسب وعدہ مال اس کے پاس بھیجدیا۔ اور کہلا بھیجا کہ میں یزید کی زندگی کا خواہاں ہوں اگر اس بات کا خوف نہ ہوتا تو میں تیرا نکاح اس سے کر دیتا (مروج الذہب المسعودی۔ ارجح المطالب تیسرا باب صفحہ ۴۶)

(۵) فضل بن عباس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس بطریق سفارت معاویہ کے پاس گئے ہوئے تھے۔ وہ ناقل ہیں۔ کہ میں مسجد میں تھا۔ ناگہاں معاویہ نے تکبیر بلند کی اور قصر خضراء کی آدمی بھی تکبیر کہنے لگے۔ اور ان کی آواز سنکر فاختہ بن قرظہ اپنی کھڑکی سے باہر نکلیں۔ اور کہا اے امیر خدا تجھ کو خوش رکھے۔ کون سی ایسی خبر آپ کو ملی ہے کہ جس کی وجہ سے آپ خوش ہوئے ہیں۔

معاویہ۔ جناب امام حسن علیہ السلام کے مرنے کی خبر سے خوش ہوا ہوں۔

فاختہ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون کہکر رونے لگیں۔ اور کہنے لگیں افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کا سردار اور رسول رب العالمین کی بیٹی کا بیٹا مر گیا ہے۔

معاویہ نے کہا۔ ہاں قسم ہے خدا کی وہ اسی کا اہل تھا۔ جو کہ میں نے کیا ہے۔ وہ ہرگز اس کا اہل نہیں تھا۔ کہ کوئی اس پر روئے۔ یہ خبر ابن عباس تک پہنچی۔ وہ آرام کر کے معاویہ کے پاس گئے۔ معاویہ نے کہا اے ابن عباس مجھ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حسنؑ ابن علیؑ کا انتقال ہو گیا ہے۔

عبداللہ ابن عباس کہنے لگے۔ آہا تم نے اسی لئے تکبیر پڑھی تھی۔ معاویہ نے کہا ہاں۔ ابن عباس نے کہا واللہ اگر وہ مر گئے ہوں تو تو بھی باقی نہیں رہے گا۔ اور اگر ہم مر جائیں گے تو سید المرسلین اور امام المتقین اور رسول رب العالمین کے پاس پہنچ جائیں گے۔ پس خدائے تعالےٰ ہمارے زخم کی مرہم پٹی کریگا۔ اور ہمارے آنسو پونچھ جائیں گے۔

معاویہ۔ نے کہا کہ تجھ پر افسوس ہے اے ابن عباس میں نے کبھی تجھ سے گفتگو نہیں کی کہ تم کو تیار نہ پایا ہو۔ (تاریخ ابن جریر طبری۔ ارجح المطالب ص۳۳۶) زیادہ دیکھو لغات شہادت حسینیؑ روضۃ الاحباب۔ روضۃ الصفا۔ روضۃ الشہداء۔ حبیب السیر۔ ذکر الشہادتین ربیع الابرار۔ تحریر الشہادتین۔ تاریخ کامل۔ ابو الفداء۔ تاریخ اعثم کوفی وغیرہ)

(۴) مولوی صاحب کا یہ اعتراض کہ معاویہ کو خلافت تو مل چکی تھی۔ پھر زہر دینے کا کیا مقصد تھا۔ یہ ان کی تاریخ دانی پر روشنی ڈالتی ہے۔ چونکہ شرائط صلح حسینی میں یہ بھی ایک شرط تھی۔ کہ بعد وفات معاویہ سلطنت پھر جناب سیدنا امام حسن علیہ السلام کو دی جائے اس لئے معاویہ کو اپنے خاندان سے سلطنت کے نکل جانے کا خوف تھا۔ دوسرا اس کو سالانہ خراج دینے سے بھی شرم آتی تھی۔ کہ ماتحت ہو کر رہنا پڑتا تھا۔ اس لئے اس نے امام حسن علیہ السلام کو زہر سے شہید کرایا۔ فافہم وتدبر۔

(۵) ہر ایک سلطنت میں زہر خورانی وقتل کی ایسی واردات ہوتی رہتی ہیں کہ باوجود تحقیق وتفتیش کے ان کا پتہ نہیں چلتا۔ حضرت عثمان کے قاتل کا پتہ نہ لگ سکا۔ جب معاویہ امیر شام کی طرف سے سازش تھی۔ تو اس خون کو کون ظاہر کر سکتا تھا۔ اور کس کا حوصلہ تھا۔ کہ سلطنت کا مقابلہ کرے۔ پھر یہ واقعہ خود جناب امام حسن علیہ السلام کی بیوی جعدہ نے کیا۔ تو نمبر اول ملزمہ وہ تھی۔ نمبر دوم معاویہ۔ جناب امام حسین علیہ السلام اکیلے سلطنت کا مقابلہ کس طرح کر سکتے تھے۔ حضرت مختار ثقفی رضی اللہ تعالے عنہ کو جس وقت مختاری وعنان حکومت ملی تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے خارجیوں۔ ناصبیوں۔ مروانیوں۔ یزیدیوں۔ اور ان کے اعوان وانصار کو قتل کر کے خون کی ندیاں بہادیں۔ ستر ہزار یزیدی ومروانی اموی فی النار والسقر ہوئے واللہ الحمد۔ رسالہ تحذیر المعاندین علامہ حائری مجتہد سے مفصل حالات معاویہ معلوم ہو سکتے ہیں۔

خاتمہ

مولوی صاحب! اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہیں۔ حیات باقی۔ ملاقات باقی